نقدِ اقبال میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کا حصہ

Part of Dr. Khawaja Muhammad Zakaria in Iqbal Critics

ذی شان تبسم [1]   ڈاکٹر روبینہ رفیق [2]

Abstract:

Criticism and research on Allama Iqbal's thought, art and personality began in his life. Iqbal is one of the great Urdu poets whose poetry has gained worldwide fame due to his extraordinary thoughts and ideas. Iqbaliat has now become a separate and permanent branch of knowledge. Dr. Khawaja Muhammad Zakaria is an eminent teacher of Urdu language and literature and an eminent researcher and critic. While he made other literary subjects a part of his writings, Iqbaliat is also an important reference for his research and criticism. He is influenced by the thoughts and ideas of Allama Iqbal and has an extraordinary interest in his personality. He has looked at Iqbal's poetry from a personal point of view, avoiding imitation. Khawaja Muhammad Zakaria's work on Iqbaliat consists of critical essays, translations and Interpretations. This article gives you a brief overview on his work in Iqbal's critics.

Keywords: Allama Iqbal, Iqbaliat, Urdu Poetry, Criticism, Khwaja Muhammad Zakariya, Essays, Translations, Interpretations.

علامہ اقبال کے فکر و فن اور شخصیت پر نقد و تحقیق کا آغاز ان کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔ اقبال کا شمار اردو کے ان عظیم شعرا میں ہوتا ہے جن کی شاعری اپنے غیر معمولی افکار و تصورات کی وجہ سے عالم گیر شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اقبالیات اب ایک جداگانہ اور مستقل شعبہ علم بن چکا ہے۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا اردو زبان و ادب کے جید استاد اور ممتاز محقق و نقاد ہیں۔ انھوں نے جہاں دیگر موضوعاتِ ادب کو اپنے رشحاتِ فکر کا حصہ بنایا وہاں اقبال شناسی بھی ان کی تحقیق و تنقید کا اہم حوالہ ہے۔ وہ علامہ اقبال کے افکار و تصورات سے متاثر ہیں اور ان کی شخصیت سے غیر معمولی شغف رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود ان کی اقبالیاتی تحریروں میں تحقیقی سنجیدگی اور علمی توازن ملتا ہے۔ انھوں نے تقلیدی روش سے اجتناب کرتے ہوئے کلامِ اقبال کو ذاتی نقطہ نگاہ سے دیکھا ہے۔ خواجہ محمد زکریا کا اقبالیاتی سرمایہ تنقیدی مضامین، تراجم اور شروح پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ میں ان کے اس سرمائے کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: علامہ اقبال، اقبالیات، اردو شاعری، تنقید، خواجہ محمد زکریا، مضامین، تراجم، شرح

علامہ اقبال کی شخصیت اور ان کے فکر و فن پر تنقید و تحسین کا آغاز ان کی زندگی ہی میں ہو چکا تھا۔ منشی محمد الدّین فوقؔ (۱۸۷۷ء۔۱۹۴۵ء) جنہیں اقبال ''مجدّدِ کشامرہ'' کہتے تھے، وہ اقبال کے پہلے تعارف نگار ہیں۔ فوقؔ، علامہ اقبال کے ہم وطن، ہم مشرب، زمانۂ طالب علمی کے ساتھی اور لاہور کی ابتدائی سرگرمیوں کے

---

۱ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور

۲ پروفیسر (ر) شعبہ اردو، اسلامیہ یونی ورسٹی، بہاول پور

رفیقِ خاص تھے۔ انھوں نے ۱۹۰۱ء کے بالکل آغاز میں ''بہارِ گلشن'' کے عنوان سے ایک مختصر مجموعہٗ اشعار ترتیب دیا جس میں اقبال کی چار غزلیات کا انتخاب شامل کیا اور ان کے مختصر حالاتِ زندگی بھی درج کیے۔ بعد ازاں اُنھوں نے ۱۹۰۶ء میں ماہ نامہ ''کشمیری میگزین'' جاری کیا، جس کے اپریل ۱۹۰۹ء کے شمارے میں اُنھوں نے اقبال کے حالات پر تفصیلی مضمون لکھا۔ یہی سوانحی مضمون معمولی ترمیم کے بعد فوقؔ کی تصنیف ''مشاہیر کشمیر'' کی جلد اوّل (۱۹۱۱ء) کا بھی حصہ بنا۔ بیس سال بعد جب مذکورہ کتاب کا جامع ایڈیشن (۱۹۳۲ء) شائع ہوا تو فوق نے اقبال کے حالاتِ زندگی میں مزید اضافے کر دیے۔ محمد عبداللہ قریشی نے بعد میں لکھی گئیں تمام سوانح عمریوں کا ماخذ انھی حالات کو قرار دیا ہے۔[۱]

''بانگِ درا'' کے دیباچہ نگار اور مدیر ''مخزن'' شیخ عبدالقادر (۱۸۷۸ء۔ ۱۹۵۰ء) بھی اقبال کے ابتدائی تعارف نگاروں میں سے ہیں۔ انھوں نے ''مخزن'' کے پہلے شمارے (اپریل ۱۹۰۱ء) میں جب اقبال کی نظم ''ہمالہ'' شائع کی تو ایک مختصر تمہید میں اقبال کو ''علوم مشرقی و مغربی دونوں میں صاحبِ کمال'' قرار دیا۔ بعد ازاں یہ شیخ عبدالقادر ہی تھے جنھوں نے مئی ۱۹۰۲ء کے ''خدنگِ نظر'' کے شمارے کے لیے اقبال پر ایک تعارفی مضمون تحریر کیا، جس میں مختصر حالات زندگی درج کرنے کے علاوہ علامہ کی شاعری پر بھی تبصرہ فرمایا اور ان کے کلام کو اہلِ وطن کے لیے ''مایۂ فخر و ناز'' قرار دیا۔

اقبال کے ان احباب کے بعد لالہ سری رام وہ شخصیت ہیں جنھوں نے اپنے تذکرے ''خم خانۂ جاوید'' کی جلد اوّل (۱۹۰۸ء) میں اقبال کے مختصر حالات درج کیے۔ ان ابتدائی تحریروں کے بعد ۱۹۱۵ء میں جب ''اسرارِ خودی'' کی اشاعت ہوئی تو وجودی تصوّف اور حافظ شیرازی پر کڑے اعتراضات کی وجہ سے اقبال کے موٗقف کی حمایت اور مخالفت میں متعدد صاحبانِ علم نے مضامین تحریر کیے۔ جن حضرات نے مخالفت میں مضامین لکھے ان میں خواجہ حسن نظامی (۱۸۷۸۔ ۱۹۵۵ء) اور ان کے مریدِ خاص ذوقی شاہ صاحب (۱۸۷۸ء۔ ۱۹۵۱ء) وغیرہ پیش پیش رہے جب کہ اقبال کی حمایت میں جن علمی شخصیات نے مضامین لکھے ان میں مولوی سراج الدین پال ایڈووکیٹ، مولانا عبداللہ عمادی، مولانا ظفر علی خان، مولوی الف دین وکیل،

مولوی محمود علی اور عبدالرحمن بجنوری کے نام قابلِ ذکر ہیں۔[۲]

نواب سر ذوالفقار علی خاں، جو اقبال کے قریبی دوست تھے انھوں نے ۱۹۲۲ء میں اقبال کی شخصیت اور فکر و فن پر ایک مختصر انگریزی کتاب ''A Voice from the East'' کے عنوان سے شائع کی۔ یہ کسی بھی زبان میں اقبال پر لکھی گئی پہلی مکمل تصنیف ہے۔ اُردو زبان میں اقبال پر لکھی گئی پہلی باقاعدہ کتاب ''اقبال'' ہے جسے ان کے دوست اور عقیدت مند مولوی احمد دین وکیل نے ۱۹۲۴ء میں مرتب کر کے شائع کیا۔ مشفق خواجہ ''اقبال'' کا سالِ اشاعت ۱۹۲۳ء قرار دیتے ہیں۔[۳] حکیم محمد یوسف حسن (۱۸۹۲ء۔۱۹۸۱) نے اپنے معروف ادبی رسالے ''نیرنگِ خیال'' میں سب سے پہلے اقبال کی زندگی میں ''اقبال نمبر'' (۱۹۳۲ء) شائع کیا۔

مستشرقینِ مغرب میں کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر آر۔ اے نکلسن (۱۸۶۸ء۔۱۹۴۵ء) وہ پہلی شخصیت ہیں جنھوں نے ۱۹۱۹ء میں ''اسرارِ خودی'' کا انگریزی ترجمہ کیا اور اس پر ایک تفصیلی مقدمہ بھی لکھا۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے مطابق:

> ''در حقیقت اسی ترجمے اور مقدمے سے انگریزی دان دنیا میں (اور پھر سارے یورپ میں)
> اقبال کا پہلا موثر تعارف ہوا۔''[۴]

پروفیسر نکلسن کے اس ترجمہ و مقدمہ پر پروفیسر ڈکنسن، ای۔ ایم فاسٹر اور پروفیسر براؤن نے جو تنقیدی تبصرے کیے وہ بالترتیب ویکلی ''نیشن'' (ستمبر ۱۹۲۱ء)، رسالہ ''اتھینیم'' (مئی/جون ۱۹۲۱ء) اور جرنل آف ایشیاٹک سوسائٹی، لندن (۱۹۲۱ء) میں شائع ہوئے۔ اس طرح مغربی دنیا میں اقبال شناسی کی روایت کا آغاز ہوا۔ بعد میں اے۔ جے آربری، وی۔ جی کیرنن نے انگریزی میں اقبال شناسی کی روایت کو آگے بڑھایا جب کہ ایوا میرووچ نے فرانسیسی، الزندر بوسانی نے اطالوی، ژاں ماریک نے چیک، این میری شمل نے جرمن، ملک الشعراء بہار نے فارسی، نتالیہ پری گارنیا نے روسی اور عبدالوہاب عزام نے عربی زبان میں کلامِ اقبال کے تراجم کیے اور اپنے اپنے ممالک میں اقبالیات کا مذاق پیدا کیا۔

اقبالیاتی ادب سے متعلق اب تک جس قدر تحاریر سامنے آئی ہیں اور وقت کے ساتھ اس کی رفتارِ

تحقیق میں جو اضافہ ہوا ہے، یہ دنیائے ادب میں ایک منفرد واقعہ ہے۔ اقبال کی وفات (۲۱/اپریل ۱۹۳۸ء) کے بعد گویا اقبالیاتی تحقیق و تنقید کا ایک سیلاب آ گیا۔ دنیا کی ہر بڑی زبان میں کم و بیش اقبال کے کلام نظم و نثر کے تراجم ہوئے۔ اقبال کے افکار و تصورات پر مشرق اور مغرب کے ممتاز ناقدین نے مستقل تصانیف لکھیں، ہر اہم ادبی جریدے نے اہتمام کے ساتھ اقبال نمبرز شائع کیے، مختلف ممالک میں اقبال چیئرز کا قیام عمل میں آیا اور اب یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ''اقبالیات'' ایک جداگانہ اور مستقل شعبۂ علم اور میدانِ تحقیق بن چکا ہے۔ اقبال شناسوں کی صف میں ایک نام ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کا بھی ہے، جنھوں نے گزشتہ چھے دہائیوں سے اپنی تحاریر و تقاریر کے ذریعے اقبالیاتی ذخیرۂ ادب میں توجہ طلب اضافہ کیا۔

خواجہ محمد زکریا، اقبال اور فکرِ اقبال سے غایت درجے کی وابستگی رکھتے ہیں۔ ان کی سماعتوں نے بچپن ہی میں اقبال کے ترانے سنے تھے۔ ان کے ذہن کے ابتدائی نقوش کلامِ اقبال سے رنگین ہوئے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

> ''میں لڑکپن ہی سے علامہ اقبال کی شاعری کا شیدا ہو گیا تھا اور پندرہ سولہ سال کی عمر تک پہنچا تو کلامِ اقبال کا بہت سا حصہ از بر ہو چکا تھا۔'' [۵]

وہ اپنی کتاب ''اقبالیات: چند نئی جہات'' کے ابتدائیہ میں بھی فکرِ اقبال سے مناسبت اور شغف کا ذکر کرتے ہیں:

> ''اقبال کے کلام سے میری دلچسپی کا آغاز بچپن ہی سے ہو گیا تھا اور آج تک شغف کم نہیں ہوا۔'' [۶]

خواجہ محمد زکریا، کی علمی اور فکری نشو و نما میں فکرِ اقبال کا حصہ ایک بنیاد و اساس کا سا ہے۔ انہوں نے بہت محنت سے متنِ اقبال کا مطالعہ کیا اور ان کے مطابق:

> ''میرا سرمایۂ افتخار یہ ہے کہ میں نے کلامِ اقبال کے مطالعے میں اپنی عمر کا بہت سا حصہ خرچ کیا ہے۔'' [۷]

خواجہ محمد زکریا کے نظریاتی دوست پروفیسر محمد منور(۱۹۲۷ء۔ ۲۰۰۰ء) کا شمار معروف اقبال شناسوں میں ہوتا ہے،ان کی صحبت اور رہنمائی نے بھی خواجہ صاحب کو اقبال کا سنجیدہ قاری بنادیا۔پروفیسر محمد منور، اقبال کے عاشقِ صادق تھے۔ان کا اقبال سے تعلق ایک ذوقی اور عشقی مسئلہ رہا۔ان کی اقبالیاتی تحریروں اور تقریروں میں بھی جذباتیت غالب ہے۔اس کے مقابلے میں خواجہ محمد زکریا کا مزاج تحقیقی اور تجزیاتی ہے۔فکرِاقبال سے تمام ترجذباتی لگاؤ کے باوجود ان کی تحریریں فکری توازن کی عمدہ مثال ہیں۔خواجہ محمد زکریا نے اقبال کے افکار و تصورات اور فن سے متعلق جو کتب لکھیں اور جو مضامین تحریر کیے ہیں ان کا اجمالی تعارف کچھ اس طرح ہے:

۱)اقبال کا ادبی مقام:

اقبالیات پر، پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے مضامین کا پہلا مجموعہ ''اقبال کا ادبی مقام'' ہے۔یہ مجموعۂ مضامین پہلی مرتبہ اقبال صدی کے موقع پر ۱۹۷۷ء میں مکتبہ عالیہ،لاہور نے حبیب پرنٹرز سے طباعت کروا کر شائع کیا۔۱۳۶ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں دس مضامین شامل ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہے:

(۱)سر سیّد اور اقبال

(۲)اکبر اور اقبال

(۳)اقبال اور اشتراکیت نمبر ۱

(۴)اقبال اور اشتراکیت نمبر ۲

(۵)اقبال اور فسطائیت

(۶)اقبال کی اُردو شاعری میں ہیئت کے تجربات

(۷)اقبال کی قطعہ نگاری

(۸)اقبال پر دو کتابیں:

الف: اقبال کا فلسفۂ خودی

ب: حیاتِ اقبال کا ایک جذباتی دور

(۹) اقبال کا ادبی مقام

(۱۰) اقبال کے شارحین

''اقبال کا ادبی مقام'' میں شامل مضامین میں سے ''اقبال کی قطعہ نگاری'' خواجہ زکریا کے ایم۔ اے کے تحقیقی مقالے کا حصہ ہے جو ۱۹۶۱ء۔ ۱۹۶۲ء میں تحریر کیا گیا تھا۔ یہ تحقیقی مقالہ ۱۹۷۷ء میں ضیائے ادب، لاہور سے شائع ہوا۔ گویا خواجہ محمد زکریا کے اقبالیاتی سرمایہ میں پیش نظر مضمون کو اوّلیت حاصل ہے۔ زیر نظر کتاب میں شامل دس مضامین تقریباً سولہ سترہ برس کے زمانہ میں لکھے گئے اور تقریباً سب ہی اس دوران میں مختلف رسائل و جرائد کی زینت بنتے رہے۔ مذکورہ کتاب میں شامل تین مضامین ''اقبال اور اشتراکیت نمبر ۱''، ''اقبال اور فسطائیت'' اور ''اقبال کی اُردو شاعری میں ہیئت کے تجربات'' ان کی سابقہ کتاب ''نئے پرانے خیالات'' (۱۹۶۷ء) میں بھی شامل ہیں۔ اس مجموعے کا سب سے طویل مضمون ''سر سیّد اور اقبال'' ہے جو اٹھارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ دیگر مضامین دس سے سولہ صفحات پر محیط ہیں۔

''اقبال کا ادبی مقام'' مصنف کی اہلیہ ''شگفتہ زکریا کے نام'' معنون ہے جب کہ اس کا پیش لفظ خود خواجہ محمد زکریا نے لکھا ہے۔ انہوں نے جہاں ''کلام اقبال سے بے حد جذباتی لگاؤ'' کا ذکر کیا وہاں یہ بھی بتایا کہ کلامِ اقبال سے ان کی دلچسپی بہت کم عمری سے ہے اور وہ اقبال کے اُردو اور فارسی کے بیش تر کلام کے حافظ ہیں۔ اس کتاب کے محرکِ اوّل ان کے شاگرد عزیز ڈاکٹر طاہر تونسوی ہیں اور وہی صحیح معنوں میں کتاب کی تدوین و ترتیب و اشاعت کے سزاوار ہیں۔

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، فلیپ پر لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کی تصنیف ''اقبال کا ادبی مقام'' اس لحاظ سے قابل قدر پیش کش ہے کہ اس میں انہوں نے علامہ اقبال کے فکر اور فن کے بعض پہلوؤں پر معیاری تحقیق کر کے

مطالعہ اقبال میں قیمتی اضافہ کیا ہے۔اقبال پر ان کا مطالعہ نہایت ٹھوس اور گہرا ہے۔ان کی آراء بڑی متوازن اور فیصلہ کن ہوتی ہیں۔اس کتاب کے دو مضمون ''ہیئت کے تجربے'' اور ''قطعہ نگاری'' فن شعر کے مباحث سے متعلق ہیں اور بڑے فکر انگیز ہیں۔''[۸]

۲)مقالات... جشن اقبال صدی:

''اقبال صدی'' (۱۹۷۷ء) کے موقع پر پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام 'عالمی اقبال کانگریس' منعقد ہوئی (۲تا۸دسمبر۱۹۷۷ء) اس کانفرنس میں ۱۹۲ماہرینِ اقبالیات نے شرکت کی جن میں ۱۶۳کا تعلق ملک سے اور ۲۹کا بیرونی ممالک سے تھا۔یہ مقالات اُردو کے علاوہ انگریزی، فارسی اور عربی زبانوں میں پیش کیے گئے۔ زیر نظر کتاب ''مقالات... جشن اقبال صدی'' اُردو مقالات کا انتخاب ہے جو پہلی مرتبہ شعبہ اقبالیات، جامعہ پنجاب، لاہور کے زیر اہتمام ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا۔اس مجموعے میں شامل مضامین کی تعداد ۱۵ ہے جن سے اقبال کی شخصیت، افکار و تصورات اور کتب و منظومات کے تجزیے کا متوازن انتخاب سامنے آگیا ہے۔ مشمولات درج ذیل ہیں:

۱)علامہ اقبال...چند یادیں، چند باتیں	(میاں امیر الدین)
۲)اقبال اور میراثِ اسلام	(ڈاکٹر ابواللیث صدیقی)
۳)اقبال اور غزالی	(ڈاکٹر صدیق شبلی)
۴)زمان و مکان کی بحث سے متعلق علامہ اقبال کا ایک ماخذ۔عراقی یا مثنوی؟	(امتیاز علی خان عرشی)
۵)جدید کاری کے متعلق اقبال کا رویہ	(پروفیسر آل احمد سرور)
۶)اقبال اور عارفانہ تجربہ	(ڈاکٹر وزیر آغا)
۷)اقبال کا تحقیقی مقالہ: ''فلسفہ عجم''	(ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی)
۸)علامہ اقبال اور ان کے قارئین	(مجتبیٰ حسین)
۹)علامہ اقبال...خانقاہ شکن صوفی	(محمد ایوب قادری)

۱۰) اقبال اور وحدت الوجود (امیر حمزہ شنواری)

۱۱) بانگِ درا کی طویل نظموں کے پس منظر کا ایک مطالعہ (سیّد ابوالخیر کشفی)

۱۲) اقبال کی حکمتِ تبلیغ (ڈاکٹر محمد بشیر حسین)

۱۳) اقبال اور قائدِ اعظم۔ایک مختصر سیاسی جائزہ (احمد سعید)

۱۴) اقبال۔اتحاد عالم اسلامی کا نقیب (ایم یعقوب ہاشمی)

۱۵) پاکستان۔اقبال کے تصورِ خودی کی روشنی میں (محمد احمد خان)

''مقالات'' کا پیش لفظ اس وقت کے وائس چانسلر ڈاکٹر خیرات محمد ابن رسا نے تحریر کیا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ''یہ انتخاب ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی اور پروفیسر محمد منور نے کیا ہے۔''[۹] مگر حیرت انگیز طور پر کتاب کے سرِ ورق پر صرف پروفیسر محمد منور کا نام بطور مرتب درج ہے۔

پروفیسر محمد منور، اقبال کے انتہائی مخلص نقاد ہیں مگر ان جیسی انصاف پسند شخصیت سے یہ توقع نہیں تھی کہ جن احباب نے انتخاب کی ترتیب میں بھرپور تعاون کیا، ان کا نام یک سر فراموش کر دیں گے۔ سر ورق تو در کنار انہوں نے ''تقدیم'' میں بھی معاونین کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

خواجہ محمد زکریا نے ایک بالمشافہ ملاقات میں راقم الحروف کو بتایا:

> ''مقالات کے انتخاب میں میں نے بے حد تعاون کیا۔ مقالات کو ترتیب دینے کے علاوہ اس کا اشاریہ بھی مرتب کیا جب کہ ابواللیث صدیقی کا مقالہ ''اقبال اور میراثِ اسلام'' کی تلخیص و ترتیب بھی کی ہے۔''[۱۰]

حقیقت یہ ہے کہ یہ انتخاب بڑی حد تک خواجہ محمد زکریا ہی کی مساعی کا نتیجہ ہے مگر پروفیسر محمد منور جیسی علمی شخصیت کی طرف سے اس محنت اور عرق ریزی کا اعتراف نہ کرنا تعجب کی بات ہے۔ مذکورہ انتخاب ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آخر میں اشاریہ (کتب، مصنّفین، تصنیفاتِ اقبال) اور پانچ ضمیمہ جات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

۳) شرحِ بانگِ درا (مع تحقیق متن):

’’بانگِ درا‘‘ (۱۹۲۴ء) علامہ اقبال کا پہلا اُردو شعری مجموعہ ہے جس کی اب تک متعدد شرحیں لکھی جا چکی ہیں۔ اقبال کے شارحین میں یوسف سلیم چشتی کو تقدم حاصل ہے۔ ان کی ’’شرحِ بانگ درا‘‘ پہلی مرتبہ عشرت پبلشنگ ہاؤس، لاہور کے زیر اہتمام ۱۹۵۱ء میں شائع ہوئی۔ مولانا غلام رسول مہر، ڈاکٹر محمد باقر، آقائے رازی، عارف بٹالوی، اسرار زیدی، نریش کمار شاد، پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی، دیگر شارحینِ ’’بانگِ درا‘‘ ہیں۔ ڈاکٹر شفیق احمد، جنھیں ’’شروحِ کلامِ اقبال‘‘ کی مصنفہ ڈاکٹر اختر النساء نے بہترین محقق اور ذمہ دار ’’شارح‘‘ قرار دیا اور مولانا غلام رسول مہر کے مقابلے میں ان کے انداز کو ’’نسبتاً زیادہ تحقیقی‘‘ کہا۔[۱۱] انھوں نے اپنے اُستاذِ مکرم ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے اشتراک سے ’’شرحِ بانگِ درا‘‘ کی تالیف کی۔ ’’عرضِ حال‘‘ کے عنوان سے لکھے گئے دیباچے میں ڈاکٹر شفیق احمد انتہائی جذباتِ ممنونیت کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں:

> ’’میں استاذی ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا صاحب صدر شعبہ اُردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور کا ممنونِ احسان ہوں جنھوں نے اس کتاب پر نظرِ ثانی کی اور متعدد کوتاہیوں کو دور کیا۔ علاوہ ازیں انھوں نے ’ظریفانہ کلام‘ کی شرح لکھی۔‘‘[۱۲]

کتاب کے سرورق اور صفحہ اوّل پر ڈاکٹر شفیق احمد کا نام بطور مؤلف جب کہ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کا نام ’’نظرِ ثانی‘‘ کی ذیل میں لکھا ہوا ہے۔ خواجہ محمد زکریا کی ’’ظریفانہ کلام‘‘ کی مذکورہ شرح ۲۰ صفحات پر مشتمل ہے جو کتاب کے صفحہ ۳۹۱ تا ۴۱۰ پر طبع ہوئی ہے۔ اس شرح کے مقصدِ تالیف کے متعلق ڈاکٹر شفیق احمد کا موقف ہے کہ متعدد شرحوں کے باوجود ’’مزید شرحوں کی ضرورت ہنوز باقی ہے۔ یہی احساس زیر نظر شرح کی تالیف کا محرک ہے۔‘‘[۱۳]

’’شرحِ بانگِ درا‘‘ کے تالیف کے دوران میں ان کے پیش نظر جو پانچ امور رہے ان کا احوال ’’عرضِ حال‘‘ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ مختصراً مؤلف نے کلامِ اقبال کو انھی کے سیاق و سباق میں سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ تمام نظموں کے سنین متعین کرنے کی حتی المقدور سعی کی گئی ہے، جہاں تک ممکن ہو سکا نظموں کا پس

منظر بھی بیان کر دیا گیا ہے۔'' بانگِ درا'' کی منظومات میں ترمیم و تحریف کی نشان دہی بھی کر دی ہے اور شرح و بسط پر اختصار کو ترجیح دی گئی ہے۔

''شرحِ بانگِ درا'' میں متنِ اقبال موجود نہیں ہے۔ نظم کے ہر بند اور ہر غزل کا محض پہلا مصرع قارئین کی سہولت کی خاطر دیا گیا ہے۔ اس سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ شرح ۱۹۸۸ء سے کچھ پہلے مکمل ہو چکی تھی کیوں کہ ۱۹۸۸ء کے بعد کلامِ اقبال پر کاپی رائٹ ایکٹ کا اطلاق نہیں رہا تھا۔ کتاب کی اشاعت ۱۹۹۰ء میں قدرے تاخیر سے ہوئی مگر اُس وقت متنِ اقبال کو شامل کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔ ''شرحِ بانگِ درا'' ۴۱۰ صفحات پر مشتمل ہے جسے پاپولر پبلشنگ ہاؤس، لاہور نے معراج پرنٹنگ پریس سے طباعت کروا کر شائع کیا۔ مجلد نسخے کی قیمت ۱۷۵ روپے جب کہ غیر مجلد کی ۱۰۰ روپے رکھی گئی۔ اس شرح کا دوسرا ایڈیشن اسی ادارے سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔

۴) تفہیم بالِ جبریل:

''تفہیم بالِ جبریل'' کی اشاعت سے قبل اس شعری مجموعے کی کم از کم آٹھ شرحیں لکھی جا چکی تھیں۔ ان میں یوسف سلیم چشتی اور غلام رسول مہر جیسے شارحین کے رشحاتِ فکر بھی موجود تھے جنھیں علامہ اقبال سے قربتِ خاص حاصل رہی۔ اس ذخیرۂ شروح کے باوجود ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا'' بالِ جبریل کی ایک اور شرح کی ضرورت''، محسوس کر رہے تھے جس کا اظہار انہوں نے کم از کم دو مضامین میں کیا۔ یہ دونوں مضامین اب ''اقبال کے شارحین'' اور'' بالِ جبریل کی ایک اور شرح کی ضرورت'' کے عنوانات سے ''اقبالیات: چند نئی جہات'' میں شامل ہیں۔ ''تفہیم بالِ جبریل'' اسی ضرورت کی تکمیل ہے جو پہلی مرتبہ بزمِ اقبال، لاہور نے حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز، لاہور سے بڑی تقطیع میں طباعت کرا کے شائع کی۔ ۴۲۸ صفحات پر مشتمل اس شرح کا ''پیش لفظ'' خود شارح نے تحریر کیا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ''تفہیم بالِ جبریل'' کا محرکِ تحریر سابقہ شروح میں موجود عدم توازن ہے۔ خواجہ محمد زکریا نے اپنے طریق شرح نویسی کی وضاحت بھی کی ہے جس کے مطابق انہوں نے کوشش کی ہے کہ توازن قائم کیا جائے، حسبِ ضرورت وضاحت یا اجمال سے کام لیا جائے،

سابقہ شارحین سے اختلاف استدلال کی بنیاد پر ہو، افراد و اماکن کے سلسلے میں اختصار مگر جامعیت سے کام لیا جائے، مشکل الفاظ اور تراکیب کی وضاحت کی جائے، مبہم مقامات کی حتی الامکان وضاحت کی جائے اور تشریحِ اشعار کے لیے سادہ، شفاف اور راست انداز اختیار کیا جائے۔

''تفہیم بالِ جبریل'' کی فہرست نو صفحات پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے غزلیات۔ حصہ الف کے تحت ۱۶ غزلیات کا مصرع اوّل دیا گیا ہے، پھر غزلیات۔ حصہ ب کے تحت ۶۱ غزلیات کے مصرعِ اولیٰ کا اندراج ہوا ہے۔ پھر ۴۱ 'رباعیات' کی ذیل میں بھی پہلا مصرع شاملِ فہرست ہے۔ 'منظومات' کے عنوان کے تحت ۶۱ نظموں کے عنوانات جداگانہ نمبر شمار لگا کر درج کیے گئے ہیں۔ اس طریقہ کار سے قاری کو آسانی سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس کی مطلوبہ نظم یا غزل کتاب کے کس صفحے پر موجود ہے اور ''بالِ جبریل'' کے ہر حصے میں شامل تخلیقات کی تعداد کس قدر ہے؟ یہی طریقہ آگے چل کر تفہیم کے حصہ میں بھی ہے جہاں پر غزل اور رباعی کے ساتھ اس کا نمبر شمار درج ہے جب کہ نظم کا عنوان جلی انداز میں کتابت ہوا ہے۔ گویا فہرست اور متن کی تدوین میں بھی قاری کے لیے تفہیم و تسہیل کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

''تفہیم بالِ جبریل'' کا دوسرا ایڈیشن بزمِ اقبال، لاہور ہی کے زیرِ اہتمام ۲۰۱۳ء میں شائع ہوا۔ خواجہ محمد زکریا کے مطابق:

> ''اشاعت ثانی میں کمپوزنگ کی بعض اغلاط درست کر دی گئیں اور بعض اشعار کی شرح میں جزوی ترمیم بھی کی گئی ہے۔''[۱۴]

۵) اقبالیات: چند نئی جہات:

''اقبالیات: چند نئی جہات'' سترہ مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ پہلی مرتبہ ۲۰۰۱ء میں خزینۂ علم و ادب، لاہور نے زاہد بشیر پرنٹرز سے طباعت کرا کے شائع کیا۔ کتاب کے ''ابتدائیہ'' میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا لکھتے ہیں:

''۱۹۷۷ء سے لے کر ۲۰۰۱ء تک میں نے اقبالیات کے مختلف پہلوؤں پر چند اور مضامین لکھے جو مقتدر رسائل و جرائد میں شائع ہوئے اور ان کی طرف اہلِ علم نے توجہ کی۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان مضامین کو کتابی شکل میں یک جا کر دیا جائے۔ چند اہم مضامین ''اقبال کا ادبی مقام'' سے بھی شامل کر لیے تھے۔''[۱۵]

مذکورہ کتاب کی فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ ''چند اہم مضامین'' کے برعکس اس مجموعے میں وہ تمام دس مضامین شامل ہیں جو اس سے پہلے ''اقبال کا ادبی مقام'' (۱۹۷۷ء) میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ اضافہ شدہ مضامین کی تعداد سات ہے جب کہ دو کتابوں پر نئے تبصرے بھی شامل کیے گئے ہیں۔ یہ مشمولات درج ذیل ہیں:

۱)فکر اقبال کا بنیادی خیال:

یہ مضمون ''فکرِ اقبال کی تسہیل'' کے عنوان سے سہ ماہی ''اقبال''، لاہور کی اشاعت جولائی ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ کتاب میں شامل کرتے ہوئے عنوان میں معمولی تبدیلی کر دی گئی ہے۔

۲)کلامِ اقبال میں خود احتسابی کی تلقین:

یہ مضمون بھی پہلی مرتبہ ''اقبال کی رجائیت'' کے عنوان سے سہ ماہی ''اقبال'' لاہور (جولائی ۱۹۹۵ء) میں شائع ہوا۔ پیش نظر کتاب میں اس کا یہی عنوان دیا گیا ہے مگر مواد میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کی گئی۔

۳)اقبال کی ایک انقلابی نظم:

یہ مضمون ماہ نامہ ''ادب دوست'' لاہور کی اشاعت جنوری ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ (جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۱)

۴)قآنی اور اقبال:

یادنامہ اقبال، ایران کلچر سنٹر، لاہور کی زینت بنا۔

۵)'بالِ جبریل' کی ایک اور شرح کی ضرورت:

یہ مضمون پہلی مرتبہ سہ ماہی ''اقبال'' لاہور اکتوبر ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔

۶)فارسی اور اقبال

۷)'رموزِ بے خودی'(انگریزی ترجمے کا دیباچہ اُردو میں)

یہ ترجمہ ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب ''اقبال ممدوحِ عالم'' کے لیے کیا گیا اور کتاب کے ۱۲۱تا۱۳۳ صفحہ نمبر پر چھپا۔

۸)دو اقبال شناس: چار کتابیں:

''اقبال کا ادبی مقام'' میں ''اقبال پر دو کتابیں'' کے عنوان سے پروفیسر محمد عثمان کی تصانیف ''اقبال کا فلسفۂ خودی'' اور ''حیاتِ اقبال کا ایک جذباتی دور'' کے تجزیاتی مطالعے شامل کیے گئے تھے جب کہ زیر نظر کتاب میں مرزا محمد منور کی دو تصانیف ''ایقانِ اقبال'' اور ''برہانِ اقبال'' پر لکھے گئے تبصروں کا اضافہ ہوا ہے اور فہرست میں ان مکالمات کے لیے ''دو اقبال شناس، چار کتابیں'' کا عنوان درج کیا گیا ہے۔

موجودہ شکل میں ''اقبالیات: چند نئی جہات'' پندرہ مضامین، ایک ترجمے اور چار تبصروں پر مشتمل ہے۔ مذکورہ کتاب کا آخری ایڈیشن بزمِ اقبال، لاہور نے بہ اندازِ نو حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹرز لاہور سے طباعت کروا کر شائع کیا۔ ''دیباچہ طبع جدید'' میں خواجہ محمد زکریا نے درست طور پر ''اقبالیات: چند نئی جہات'' کو ''اقبال کا ادبی مقام'' کا اضافہ شدہ ایڈیشن قرار دیا۔ ان کے مطابق:

> ''یہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۷۷ء میں اقبال صدی کے موقع پر شائع ہوئی تھی۔ اس وقت سے اب تک اس کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ موجودہ شکل میں یہ ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی تھی۔''[۱۶]

بزمِ اقبال، لاہور اقبالیات کے حوالے سے موقر ترین سرکاری ادارہ ہے مگر زیرِ تجزیہ کتاب کا معیارِ کتابت تکلیف دہ حد تک ناقص ہے۔ ۱۷۹ صفحات پر مبنی اس تصنیف کا شاید ہی کوئی صفحہ ہو جو پر از اغلاط نہ ہو۔ مناسب پروف ریڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے متعدد الفاظ کی املاء اور جملوں کی ساخت متاثر ہوئی ہے۔ رموزِ اوقاف کی علامات بھی اکثر بے محل ہیں، بعض اشعار بھی ناقص کتابت کی وجہ سے غیر موزوں ہو گئے ہیں مثلاً

صفحہ ۱۳۵ پر درج یہ مصرع کچھ اس طرح درج ہوا ہے ''وہی افسانۂ دنبالۂ محمل نہ بن جاتے'' درست مصرع یہ ہے ''وہی افسانۂ دنبالۂ محمل نہ بن جائے'' اسی طرح صفحہ ۱۴۹ پر درج یہ مصرع ''کرم ہے یا ستم تیری لذت ایجاد'' بجائے ''کرم ہے یا کہ ستم تیری لذت ایجاد'' درج ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں کسی اچھے پروف ریڈر کی معاونت سے ان اغلاط کی اصلاح کرالی جائے۔

۶) مطبوعہ و غیر مطبوعہ مضامین:

اقبال فہمی کے حوالے سے خواجہ محمد زکریا کے بعض مضامین ان کی کتاب کا حصہ نہیں بن سکے۔ ان میں سے اکثر مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوئے جب کہ ایک طویل مضمون ''سر سیّد، اکبر الٰہ آبادی اور علامہ اقبال'' ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ یہ مضمون عام کتابی سائز کے چوالیس (۴۴) صفحات میں کتابت ہوا ہے اور اس اعتبار سے یہ خواجہ محمد زکریا کا سب سے طویل مضمون ہے۔ دیگر مضامین میں سے زیادہ تر ماہ نامہ ''ادب دوست'' لاہور میں شائع ہوئے جس کے مدیر عمومی اے۔ جی جوش مرحوم بہ تقاضائے تعلق، اصرار کر کے خواجہ محمد زکریا سے یہ مضامین لکھواتے رہے۔ اقبالیات کے حوالے سے شائع ہونے والے ان مضامین کی فہرست ترتیب سے درج ذیل ہے:

۱) اقبال معاصرین کی نظر میں (از: عبداللہ قریشی)

سہ ماہی ''صحیفہ''، لاہور، نومبر ۱۹۷۷ء

۲) اقبال کی فارسی شاعری

ماہ نامہ ''ادب دوست''، لاہور، (جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۱)، نومبر ۲۰۰۳ء

۳) علامہ اقبال کی فارسی نظم اُردو نثر کے قالب میں

''ادب دوست''، لاہور، (جلد نمبر ۱۰، شمارہ نمبر ۲)، فروری ۲۰۰۴ء

۴)علامہ اقبال کی چند فارسی نظموں کا اُردو روپ

ماہ نامہ ''ادب دوست''،لاہور،(جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۴)،اپریل ۲۰۰۶ء

۵)علامہ اقبال اور ہمارے مسائل (۱)

''ادب دوست''،لاہور،(جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۱۱)،نومبر ۲۰۰۶ء

۶)علامہ اقبال اور ہمارے مسائل (۲)

''ادب دوست''،لاہور،(جلد نمبر ۱۳، شمارہ نمبر ۱)،جنوری ۲۰۰۷ء

۷)اقبال اور مجید امجد

مجلہ الحمرا،لاہور،نومبر ۲۰۰۷ء

۸)اقبال اور داغ

اُردو دائرہ معارف اقبال(جلد دوم)،پنجاب یونی ورسٹی،لاہور،اگست ۲۰۱۰ء

۹)خطبۂ خصوصی، (ڈاکٹر شفیق عجمی کی اقبالیاتی کتب کے تناظر میں)

سہ ماہی ''اقبال''،(جلد نمبر ۵۷۔۵۸، شمارہ نمبر ۴/۱تا۳)،اکتوبر ۲۰۱۰ء تا ستمبر ۲۰۱۱ء

''اقبالیات: چند نئی جہات'' میں شامل سترہ مضامین اور مندرجہ بالا دس مضامین کے ساتھ اقبالیات کے حوالے سے ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے مضامین کی مجموعی تعداد ۲۷ بنتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد عبداللہ قریشی،تذکارِ اقبال،از: منشی محمد الدین فوقؔ(لاہور: بزم اقبال، طبع اوّل،۱۹۸۸ء)، ص۵۴۔

۲۔ دیکھیے: ڈاکٹر جاوید اقبال،زندہ رُود۔ حیاتِ اقبال کا وسطی دور(لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، طبع سوم،۱۹۸۷ء)، ص۱۱۹۔

۳۔ دیکھیے: اقبال از: مولوی احمد دین، مرتبہ: مشفق خواجہ (کراچی: انجمن ترقی اُردو، پاکستان، ۱۹۷۹ء)، ص۱۵۔

۴۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ''اقبال کے غیر مسلم مداح اور نقاد''، مشمولہ: اقبال ممدوحِ عالم (لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۷۸ء)، ص۶۔

۵۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ''ڈاکٹر جسٹس (ر) جاوید اقبال مرحوم...(ایک بے مثال شخصیت)''، مشمولہ: ماہ نامہ الحمرا (لاہور: جلد۱۶، شمارہ۱، جنوری ۲۰۱۶ء)، ص۳۸۔

۶۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، اقبالیات ... چند نئی جہات (لاہور: بزمِ اقبال، ۲۰۱۴ء)، ص۷۔

۷۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، اقبال کا ادبی مقام (لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۷ء)، ص۸۔

۸۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، ''فلیپ''، مشمولہ: اقبال کا ادبی مقام، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا۔

۹۔ ڈاکٹر محمد ابن رسا خیرات، '' پیش لفظ''، مشمولہ: مقالات۔ جشن اقبال صدی (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۸۲ء)۔

۱۰۔ راقم الحروف کی ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا سے بالمشافہ ملاقات، بمقام شعبہ اُردو، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور، بتاریخ ۹/اکتوبر ۲۰۱۷ء۔

۱۱۔ ڈاکٹر اختر النسا، شرحِ کلامِ اقبال (لاہور: بزمِ اقبال، ۲۰۱۵ء)، ص۶۸۔

۱۲۔ ڈاکٹر شفیق احمد، ''عرضِ حال'' مشمولہ: شرحِ بانگِ درا (لاہور: پاپولر پبلشنگ ہاؤس، طبع ثانی، ۱۹۹۹ء)۔

۱۳۔ ایضاً۔

۱۴۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، تفہیم بالِ جبریل (لاہور: بزمِ اقبال، اشاعت دوم، ۲۰۱۳ء)۔

۱۵۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ''ابتدائیہ''، مشمولہ: اقبالیات: چند نئی جہات (لاہور: خزینۂ علم وادب، طبع اوّل، ۲۰۰۱ء)، ص۷۔

۱۶۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ''دیباچہ طبع جدید''، مشمولہ: اقبالیات: چند نئی جہات (لاہور: بزمِ اقبال، ۲۰۱۴ء)، ص۹۔